اس سال کے چاند کے اختلاف پر

مفتی محمد رفیق الاسلام رضوی صاحب کی ایک مدلل تحریر

Scanned by CamScanner

چاند کے شرعی ثبوت کا طریقہ

ص ۱

فقہا ومحدثین نے ثبوت ہلال کے متعدد طریقے بیان کئے ہیں، جن کا جامع خلاصہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے بیان فرمایا۔ آپ نے ثبوت ہلال کے لئے سات شرعی طریقوں کا ذکر کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

(۱) طریق اول: شہادت رؤیت یعنی چاند دیکھنے والے کی گواہی۔

(۲) طریق دوم: شہادت علی الشہادۃ یعنی گواہوں نے چاند خود نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ کیا، انھوں نے اس گواہی کی گواہی دی۔

(۳) طریق سوم: شہادت علی القضاء۔ (۴) طریق چہارم: کتاب القاضی الی القاضی۔

(۵) طریق پنجم: استفاضہ، یعنی جس اسلامی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو کہ احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہیں اور خود عالم اور ان احکام میں علم پر عامل وقائم یا کسی عالم دین محقق معتمد پر اعتماد کا ملزم وملازم ہے، یا جہاں قاضی شرع نہیں تو مفتی اسلام مرجع عوام ومتبع الاحکام ہو کہ احکام روزہ وعیدین اسی کے فتوے سے نفاذ پاتے ہیں، عوام کالانعام بطور خود عید ورمضان نہیں ٹھہرا لیتے، وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن بر بنائے رؤیت روزہ ہوا یا عید کی گئی، مجرد بازاری افواہ کہ خبر اڑ گئی اور قائل کا پتہ نہیں، پوچھے تو یہی جواب ملتا ہے کہ سنا ہے یا لوگ کہتے ہیں یا بہت پتہ چلا تو کسی مجہول کا انتہاء درجہ منتہائے سند دو ایک شخصوں کی محض حکایت کہ انھوں نے بیان کیا اور شدہ شدہ شائع ہوگئی، ایسی خبر ہرگز استفاضہ نہیں بلکہ خود وہاں کی آئی ہوئی متعدد جماعتیں درکار ہیں جو بالاتفاق وہ خبر دیں یہ خبر اگر چہ نہ خود اپنی رؤیت کی شہادت ہے نہ کسی شہادت پر شہادت نہ بالتصریح قضائے قاضی پر شہادت نہ کتاب قاضی یا شہادت، مگر اس مستفیض خبر سے بالیقین یا بہ غلبہ ظن ملتحق بالیقین وہاں رویت وصوم وعید کا ہونا ثابت ہوگا اور جبکہ وہ شہر اسلامی اور احکام وحکام کی وہاں پابندی دوامی ہے تو ضرور مظنون ہوگا کہ امر بحکم واقع ہوا تو اس طریق سے قضائے قاضی کہ حجت شرعیہ ہے ثابت ہوجائے گی۔

(۶) طریق ششم: اکمال عدت، یعنی جب ایک مہینہ کے تیس دن کامل ہوجائیں تو ماہ متصل کا ہلال آپ ہی ثابت ہوجائے گا، اگر چہ اس کے لئے رویت، شہادت، حکم، استفاضہ وغیرہ کچھ نہ ہو کہ مہینہ تیس دن سے زائد کا نہ ہونا یقینی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین، اگر انتیس کو مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

(۷) طریق ہفتم: علامہ شامی رحمہ اللہ نے توپیں سننے کو بھی حوالی شہر کے دیہات والوں کے واسطے دلائل ثبوت ہلال سے گنا، ظاہر ہے یہاں بھی وہی شرائط معتبر ہوں گے کہ اسلامی شہر میں حاکم شرع معتمد کے حکم سے انتیس کی شام کو توپوں کے فائر صرف بحالت ثبوت شرعی رویت ہلال ہوا کرتے ہیں، کسی کے آنے جانے سے سلامی وغیرہ کا اصلا احتمال نہ ہو۔ پھر جہاں کی توپیں شرعا قابل اعتماد ہوں ان پر عمل اہل دیہات ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عند التحقیق خاص اس شہر والوں کو بھی ان پر اعتماد سے مفر نہیں کہ حاکم شرع کے حضور

Scanned by CamScanner

شہادتیں گذرنا اس کا ان پر حکم نافذ کرنا ہر شخص کہاں دیکھتا سنتا ہے، بحکم حاکم اسلام اعلان عام کے لئے ایسی ہی کوئی علامت معہودہ معروفہ قائم کی جاتی ہے جیسے توپوں کے فائر یا ڈھونڈورا وغیرہ۔ اقول یہیں سے ظاہر ہوا کہ ایسے اسلامی شہر میں منادی پر بھی عمل ہوگا حتیٰ کہ اس کی عدالت بھی شرط نہیں جبکہ معلوم ہو کہ بے حکم سلطانی ایسا اعلان نہیں ہوسکتا۔ (ملخصا فتاویٰ رضویہ، ج:۴، ص:۵۴۶۔۵۵۴)

مذکورہ بالا شرعی طریقوں کے علاوہ کوئی اور طریقہ سے چاند کا ثبوت نہیں ہوسکتا، ان طریقوں کو چھوڑ کر کوئی اور طریقہ سے جو چاند کا ثبوت مان کر روزہ رکھے یا عید کرے وہ سخت گنہگار ہوگا۔

چاند کے شرعی ثبوت کا پہلا طریقہ ''شہادت رویت'' کے حوالے سے تھوڑی تفصیل احادیث کی روشنی میں ملاحظہ کریں:

صحیح بخاری وترمذی میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَہٗ غِیَابَۃٌ فَاَکْمِلُوْا ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو، چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو (چھوڑو) اور اگر اس کے درمیان بادل حائل ہوجائیں تو تیس دن پورے کرو۔ (ترمذی، ج:۱، ص:۳۸۱، باب ماجاء ان الصوم لرؤیۃ الھلال، ابواب الصوم۔ کذا فی البخاری، باب قول النبی، اذا رأیتم الھلال فصوموا، کتاب الصوم)

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوگیا کہ چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھنا ہے۔ البتہ اگر کسی وجہ سے انتیس کو چاند نظر نہ آئے تو اس صورت میں اگر مذکورہ بالا شرعی طریقوں سے چاند کی شہادت مل جائے تو بھی روزہ رکھنے کا حکم ہے، اگر ایسا نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کر کے روزہ رکھیں۔ باب شہادت میں ٹیلیفون، ٹیلی ویژن، واٹس ایپ، فیس بک، اخبارات، افواہ اور بازارو خبروں کا کوئی اعتبار نہیں، اگرچہ خبر دینے والا آپ کا بیٹا، باپ، بھائی ہی کیوں نہ ہو، یہی حکم حدیث ہے اور ہم پر اللہ اور اس کے رسول کی پیروی لازم ہے کسی اور کی نہیں۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چاند جب تیس کا ہوتا ہے تو تھوڑا موٹا دکھتا ہے کچھ لوگ اس سے یہ تأثر قائم کر بیٹھتے ہیں کہ یہ چاند انتیس کا ہے، پھر طرح طرح کی باتیں پھیلانے لگتے ہیں جو سراسر غلط ہے اس سلسلے میں حدیث پاک ہماری کیا رہنمائی کر رہی ہے ملاحظہ کریں:

مسلم شریف میں ہے: عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَۃِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَۃَ قَالَ تَرَائَیْنَا الْھِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ھُوَ اِبْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ھُوَ اِبْنُ لَیْلَتَیْنِ قَالَ فَلَقِیْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَأَیْنَا الْھِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ھُوَ اِبْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ھُوَ اِبْنُ لَیْلَتَیْنِ فَقَالَ اَیُّ لَیْلَۃٍ رَأَیْتُمُوْہُ قَالَ فَقُلْنَا لَیْلَۃَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ مَدَّہٗ لِلرُّؤْیَۃِ فَھُوَ لِلَیْلَۃٍ رَأَیْتُمُوْہُ۔ حضرت ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کے لئے روانہ ہوئے جب ہم بطن نخلہ میں پہنچے تو ہم نے پہلی کا چاند دیکھا، حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے اور کسی نے کہا کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے، جب ہماری ملاقات حضرت عبداللہ ابن عباس سے ہوئی تو ہم نے انہیں بتایا کہ جب ہم نے چاند دیکھا تو کسی نے کہا کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے اور کسی نے کہا کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے، حضرت عبداللہ ابن عباس نے دریافت فرمایا: کہ تم نے کون سی رات میں اسے دیکھا تھا؟ ہم نے بتایا کہ فلاں فلاں رات میں، تو حضرت ابن عباس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

Scanned by CamScanner

ہے: کہ اللہ تعالیٰ کبھی دیکھنے والوں کی سہولت کے لئے چاند کو بڑا کر دیتا ہے، حالانکہ وہ اسی رات کا چاند تھا جس رات میں تم نے اسے دیکھا تھا۔ (مسلم شریف، ج:۲، ص:۲۷، باب بیان انہ لا اعتبار بکبر الھلال وصغرہ وان اللہ تعالیٰ امدہ للرؤیۃ فان غم علیکم فلیکمل ثلاثون، کتاب الصیام) صحیح ابن خزیمہ میں بھی یہ باب ان الفاظ کے ساتھ ہے: بَابُ ذِکْرُ الدَّلِیْلِ عَلیٰ خِلَافِ مَا تَوَہَّمَہُ الْعَامَّۃُ وَالْجُھَّالُ اَنَّ الْھِلَالَ إِذَا کَانَ کَبِیْرًا مُضِیْئًا اَنَّہُ لِلَّیْلَۃِ الْمَاضِیَۃِ لَا لِلَّیْلَۃِ الْمُسْتَقْبِلَۃِ۔ (ج:۲، ص:۶۵۹، کتاب الصیام)

ان روایتوں سے صاف ہو گیا کہ چاند کے موٹے، پتلے کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ جس دن چاند نظر آئے اسی دن کا چاند مانا جائے گا یہی حکم حدیث ہے اور اسی پر عمل کرنا چاہیئے جاہلوں کی باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیئے۔

اسی طرح ہر شہر والوں کی عید و روزہ کے لئے اسی شہر کے لوگوں کا چاند دیکھنا کفایت کرے گا کسی دوسرے شہر والوں کا دیکھنا ان کے لئے کافی نہیں، مثلاً بمبئی میں انتیس کو چاند نظر آیا لیکن کولکاتا میں اس دن نظر نہیں آیا تو بمبئی والوں کا دیکھنا کولکاتا والوں کے لئے کافی نہیں جب تک کہ کولکاتا والے خود نہ دیکھ لیں یا شرعی شہادت نہ مل جائے۔ فون وغیرہ کا اس میں کوئی اعتبار نہیں جیسا کہ اوپر گذرا، اعتبار صرف اور صرف حکم شریعت کا ہے۔ چنانچہ مسلم شریف و ابوداؤد و صحیح ابن خزیمہ میں ہے عَنْ کُرَیْبٍ، اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْہُ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ بِالشَّامِ قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَیْتُ حَاجَتَھَا، وَاسْتُھِلَّ عَلَیَّ ھِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَأَیْنَا الْھِلَالَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ، وَرَآہُ النَّاسُ وَصَامُوْا، وَصَامَ مُعَاوِیَۃُ، فَقَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فِی آخِرِ الشَّھْرِ فَسَأَلَنِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَکَرَ الْھِلَالَ، فَقَالَ: مَتٰی رَأَیْتُمُ الْھِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَیْنَاہُ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ، وَرَآہُ النَّاسُ وَصَامُوْا، وَصَامَ مُعَاوِیَۃُ، قَالَ: لٰکِنَّا رَأَیْنَاہُ لَیْلَۃَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُہُ حَتّٰی نُکْمِلَ ثَلَاثِیْنَ اَوْ نَرَاہُ، فَقُلْتُ: اَوَلَا تَکْفِیْ بِرُؤْیَۃِ مُعَاوِیَۃَ وَصِیَامِہٖ؟ قَالَ: لَا ھٰکَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ حضرت کریب بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ام فضل نے حضرت معاویہ کے پاس شام بھیجا، میں نے ان کا کام پورا کیا، مجھے شام ہی میں رمضان کا چاند نظر آ گیا، تو ہم نے جمعہ کی رات چاند دیکھا اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا، اور حضرت معاویہ نے بھی روزہ رکھا، اسی مہینہ کے اخیر میں میں مدینہ آیا، تو حضرت عبداللہ ابن عباس نے مجھ سے پوچھا، پھر چاند کا ذکر کیا، تو فرمایا: تم لوگوں نے کب چاند دیکھا؟ میں نے عرض کی کہ جمعہ کی رات کو میں نے چاند دیکھا، اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا اور حضرت معاویہ نے بھی روزہ رکھا، فرمایا: لیکن ہم نے تو ہفتہ (سنیچر) کی رات کو دیکھا، ہم روزہ رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تیس دن پورے کریں گے یا چاند دیکھنے تک روزہ رکھیں گے، میں نے عرض کی کہ کیا آپ حضرت معاویہ کے چاند دیکھنے اور روزہ رکھنے پر کفایت نہیں کریں گے؟ تو انھوں نے کہا: نہیں، ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے۔ (صحیح مسلم، ج:۱، ص:۳۲۸، باب بیان ان لکل بلد رؤیتھم، کتاب الصیام۔ سنن ابوداود، ج:۲، ص:۲۲۰۔ صحیح ابن خزیمہ، ج:۲، ص:۶۵۸، کتاب الصیام)

اگر کبھی ایسا ہو جائے کہ کچھ لوگ انتیس کے حساب سے روزہ رکھے اور کچھ تیس کے حساب سے تو اگر دونوں دلائل کی بنیاد پر ایسا کرے تو دونوں عند الشرع درست ہے، ورنہ جو بغیر ثبوت شرعی ایسا کرے گا گنہگار ہوگا، جیسا کہ اس بار ۲۰۱۸ء میں بالخصوص کلکتہ اور بالعموم پورے ہندوستان میں ہوا۔ یہاں کلکتہ میں جن لوگوں نے انتیس کے حساب سے روزہ رکھا انھوں نے نہ خود چاند دیکھا اور نہ کوئی شہادت

Scanned by CamScanner

شرعی ان کے پاس آئی، تو یقیناً یہ حدیث رسول کی روشنی میں غلط ہوا، جن لوگوں نے چاند نہ دیکھنے اور کوئی شرعی شہادت نہ ملنے کی بنیاد پر تیس کی گنتی پوری کر کے رمضان کا روزہ رکھا تو ان لوگوں نے حدیث رسول پر عمل کیا جو بلا شبہ صحیح ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ عید کا چاند اگر انتیس کا ہو جائے تو جن لوگوں نے تیس کی گنتی پوری کر کے روزہ رکھا ان کے اٹھائیس ہی روزے ہوں گے، اور اٹھائیس روزے ہوتے نہیں ہیں، انتیس ہوتے ہیں یا تیس، تو اس میں انتیس کے حساب سے روزہ رکھنے والوں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں ہے کیوں کہ وہ لوگ بغیر ثبوت شرعی کے روزہ رکھنے کی وجہ سے شریعت کی زد میں اب بھی ہیں، اور تیس کے حساب سے روزہ رکھنے والوں کے لئے پریشانی کی بات نہیں ہے، کیونکہ ایسا دور صحابہ میں ہو چکا ہے ان کے لئے حکم ہے عید کے بعد ایک روزہ کی قضا کرے، یہ بھی حکم حدیث ہی ہے تو دونوں صورتوں میں یہ لوگ احکام شریعت کے پابند ہوئے۔

چنانچہ مسند امام زید میں ہے: عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ قَوْماً جَاؤُا فَشَهِدُوْا اِنَّهُمْ صَامُوْا لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ، وَاِنَّهُمْ قَدْ اَتَمُّوْا ثَلَاثِيْنَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّا لَمْ نَصُمْ اِلَّا ثَمَانِيَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْماً، فَدَعَا بِهِمْ وَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَاَنْشَدَهُمْ بِاللّٰهِ وَبِمَا فِيْهِ مِنَ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ مَا كَذَبُوْا ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ فَاَفْطَرُوْا وَاَمَرَهُمْ بِقَضَاءِ يَوْمٍ، وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ الْغَدِ اِلٰى مُصَلَّاهُمْ، وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ شَهِدُوْا بَعْدَ الزَّوَالِ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ آئے اور انھوں نے یہ گواہی دی کہ انھوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا تھا اور پھر تیس روزے بھی پورا کر چکے ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا: ہم نے تو ابھی صرف اٹھائیس دن کے روزے رکھے ہیں، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بلوایا، قرآن پاک منگوایا اور پھر آپ نے اللہ کے نام کی اور قرآن میں جو کچھ ہے اس کی قسم دے کر ان سے قسم لی کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہے ہیں پھر آپ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ روزے توڑ دیں اور انہیں ایک دن کا روزہ قضا کرنے کی ہدایت کی، آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اگلے دن عید گاہ آجائیں تا کہ نماز عید ادا کرلیں، ایسا اس وجہ سے ہوا کیونکہ انہوں نے سورج ڈھلنے کے بعد گواہی دی تھی۔ (مسند امام زید ص: ۲۱۹۔۲۲۰، کتاب الصیام)

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے یہ فیصلہ شہادت کی بنیاد پر کیا۔ تو کیا کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ صحابہ نے غلط کیا تھا؟ نہیں ہر گز نہیں۔ اتفاقاً اگر اس بار بھی ایسا ہوتا ہے تو ہمیں حضرت مولیٰ علی کے فرمان کے مطابق عمل کرنا ہے، کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ۔ تم لوگوں پر میری سنت اور میرے خلفا کی سنت کی پیروی لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مفتی) محمد رفیق الاسلام رضوی مصباحی

صدر شعبۂ افتا دار العلوم رضائے مصطفیٰ و خطیب امام بیگم مسجد مٹیا برج کولکاتا ۲۴ بنگال

Scanned by CamScanner